133329 ـ انیمیا المنجلیۃ (Sickle cell anemia) مرض کے شکار کی شادی کا حکم

سوال

اسلام میں انیمیا المنجلیۃ جیسی بیماری کے شکار مرد و عورت کی شادی کا کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

انیمیا المنجلیۃ یہ ایک قسم کی وراثی بیماری ہے جو خون کے سرخ سیل میں تبدیلی سے پیدا ہوتی ہے اور خون کے سرخ سیل ہلالی شکل میں ہو جاتے ہیں، جو آکسیجن کی کمی سے ہوتی ہے.

اس کی علامات یہ ہیں:

- سرخ خونی خلایا کی عمر کم ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں خون کی مستقل کمی کا شکار ہو جاتا ہے، اور اس طرح نشو و نما میں نقص پیدا ہوتا ہے، اور نشاطات کی قدرت و استطاعت نہیں رہتی.

- جوڑوں اور ہڈیوں میں شدید درد رہتا ہے، اور بعض اوقات تو دماغ اور پھیپھڑوں کو ملنے والی خونی خوراک بھی بند ہو جاتی ہے.

- ہڈیوں کھائی جاتی ہیں، اور خاص کر گھٹنوں کی چکنی ہڈي، اور بعض اوقات تلی بڑی ہو جاتی ہے جس کی بنا پر وہ اپنا کام کرنا چھوڑ دیتی ہے.

- یہ بیماری اپنے ساتھ خونی خلایا کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیتی ہے، اور یہ غالبا جلن کی بنا پر ہوتی ہے، اور کافی حد تک آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں، اور ہیموگلبین میں شدید کمی واقع ہو جاتی ہے، جو خون لگانے تک جا پہنچتی ہے.

اس بیماری کے میں مبتلا وہ شخص جس پر یہ علامات ظاہر نہ ہوں اس کا صحیح و تندرست شخص سے شادی کرنا جائز ہے اور اولاد بھی پیدا کر سکتا ہے.

لیکن اس بیماری میں متبلا شخص کا کسی صحیح شخص سے شادی کرنا خطرناک ہے، کیونکہ اس کے بچوں کو بھی

یہ بیماری لاحق ہو سکتی ہے.

مزید آپ درج ذیل لنك کی سرچ کریں:

https://bit.ly/3AWyX1U

دوم:

بلاشك و شبہ نکاح کے مقاصد میں نیك و صالح اولاد پیدا کرنا اور امت محمدیہ میں اضافہ کرنا شامل ہے، جیسا کہ حدیث میں بھی وارد ہے:

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ایك شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا:

مجھے ایك حسب و نسب اور خوبصورت عورت ملی ہے لیکن وہ بچے پیدا نہیں کر سکتی، کیا میں اس سے شادی کر لوں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ کرو.

پھر وہ شخص دوبارہ آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع کر دیا، اور پھر جب تیسری بار آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں تمہارے ساتھ امتوں میں کثرت چاہتا ہوں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس کی تکمیل یہ ہے کہ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ایسی اولاد پیدا کی جائے تو صحیح و تندرست ہو اور شرعی امور سرانجام دے سکے.

جب رشتے کرنے والے دونوں مرد و عورت کو علم ہو کہ ان کی شادی کے نتیجہ میں بیمار اور مرض کا شکار اولاد پیدا ہو گی تو ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اس وقت شادی نہ کریں تا کہ متوقع خرابی پیدا نہ ہو، اور امت مسلمہ کو ضرر و نقصان کم ہو سکے، اور بیماری اور مریض اولاد کی دیکھ بھال میں انہیں جو مصیبت و تنگی اٹھانا پڑے وہ اس

سے بھی محفوظ رہیں.

لیکن جواز کے اعتبار سے اس طرح کے مرض کے شکار افراد کے لیے شادی کرنا صحیح اور جائز ہے، چنانچہ اس مرض کا شکار شخص صحیح فرد سے شادی کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ جب وہ قبول کر لے اور انہیں اولاد نہ پیدا کرنے پر متفق ہونے کا حق حاصل ہے.

اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اس مرض کا دوسرے کے علم میں لائے بغیر شادی کرے، بلکہ اسے واضح کرنا ہو گا کیونکہ دھوکہ دینا اور چھپانا حرام ہے.

واللہ اعلم .